شرابی اجازت نامے

محمد عابد مسعود ڈوگر

کئی برس ہوتے ہیں کہ پنڈت جواہر لعل نہرو نے ایک ملاقات میں اس وقت کے پاکستانی وزیر اعظم جناب لیاقت علی خان مرحوم سے پوچھا کہ ''لیاقت! کراچی میں قائم شراب خانوں کی تعداد کیا ہوگی؟'' لیاقت علی خان نے جواباً شراب خانوں کی تعداد بتلائی جو اس وقت دارالحکومت میں قائم تھے تو پنڈت نہرو نے کہا کہ ''لیاقت! اتنے شراب خانے اور مے فروشی کی دکانیں تو دہلی میں بھی نہیں۔ اگر یہی کچھ دوقومی نظریے کے نام پر کرنا تھا تو ہم اکٹھے رہ کر زیادہ بہتر انداز میں یہ کام کر سکتے تھے۔'' پنڈت نہرو کی یہ بات سن کر لیاقت علی خان کو چپ سی لگ گئی۔ آج اخبارات میں خبر ہے کہ لاہور میں شراب کی ''لائسنس یافتہ'' تین نئی دکانیں کھل گئی ہیں۔ اس طرح سرکار کی اجازت سے اب لاہور میں شراب خانوں کی تعداد پانچ ہوگئی ہے۔ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ وہ دکانیں ہیں جن کو سرکار کا ''اجازت نامہ'' حاصل ہے۔ اس کے علاوہ جو شراب بکتی ہے اور جہاں جہاں بکتی ہے، اس کا ذکر ہی کیا؟ کسی بھی بڑے ہوٹل کے باہر اور اندر اس کے فروخت کنندگان اور خریداروں کو آسانی سے تلاش کیا اور دیکھا جاسکتا ہے۔ ہر ماہ کروڑوں کی شراب پینے والے کے ''زندہ دلاں'' شباب کا ستیا ناس کرتے ہیں۔ پورے ملک میں اس حرام اور غلیظ مشروب کی دستیابی اور استعمال ایک کھلی راز ہے۔ دوقومی نظریہ جس کو بنیاد بنا کے، یہ ملک حاصل کیا گیا، وہ کہاں گیا؟ یہ جاننے کیلئے ہمیں تاریخ میں جھانکنا ہوگا۔ اندرا گاندھی نے تو یہ کہا تھا کہ ''مشرقی پاکستان کی علیحدگی سے ہم نے دوقومی نظریہ بحیرہ عرب میں غرق کر دیا۔ جبکہ ہمارے خیال میں یہ نظریہ ہم نے سے کہیں پہلے شراب میں ڈبو کے مار دیا تھا۔ یہ بے چارہ تو اسی روز مر گیا تھا جب کراچی میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کی حکومت نے شراب کی دکان کھولنے کا پہلا لائسنس جاری کیا تھا۔ ہندوستان کے مسلم اکثریتی علاقوں پر مشتمل ایک علیحدہ وطن کا مطالبہ صرف اور صرف اسلام کے نام پر تھا۔ اگر بیچ میں کہیں اسلام نہ ہوتا تو قیام پاکستان کی تحریک ۱۹۴۷ء سے بہت پہلے مر کھپ گئی ہوتی۔ برصغیر کے مسلمانوں نے اپنے گھر بار صرف دین کے نام پر لٹوائے۔ بہو بیٹیوں کے عفت مآب آنچل مذہب کے سنہری سپنے دیکھتے دیکھتے کانٹوں میں الجھ گئے۔ آج ہمارے سپہ سالار اعظم اور ان کی ٹیم، دین دار لوگوں کو یہ طعنہ دیتے ہوئے ارشاد فرماتی ہے کہ ''بنیاد پرست اور انتہاء پسند'' ملک کی مجموعی آبادی کا بڑی مشکل سے 2% ہیں، باقی 98% عوام کی اکثریت (سیکولرازم کی بدبودار چادر میں لپٹے) لبرل اور روشن خیال ''اسلام'' کو پسند کرتی ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ ایسے بیانات پڑھ کے بے اختیار ہنسی چھوٹ جاتی ہے کہ اتنی بڑی خلاف واقعہ بات، پھر اس پر اصرار اور وہ بھی ملک کے ذمہ دار طبقے کی طرف سے۔ جناب والا! وہ اٹھانوے فیصد بھاری اکثریت کہاں ہے؟ وہ کن پہاڑوں کے

غاروں میں سو رہی ہے؟ اسے بیدار کیجئے اور اس کے درن کرائیے۔ ہم حیران ہیں اور حیرت کا شکار ہیں کہ ملک کی یہ روشن خیال اکثریت گزشتہ دنوں ''یوم یکجہتی پاکستان'' پر اور اس کے بعد تا حال آپ کے دعوے کی تصدیق کیلئے کہیں نظر نہیں آئی۔ اس کا دیدار ہونا چاہیے اور برسر عام ہونا چاہیے۔ مگر یہ ہوگا نہیں کیونکہ زمینی حقائق (Ground Realities) آپ کے دعوے کا ساتھ نہیں نبھا رہے۔ آپ اکیلے اور پہلے آدمی نہیں جنہوں نے یہ ارشاد فرمایا ہو۔ اسی طرح پہلے بھی کئی لوگوں نے یہ نعرہ لگایا مگر ثبوت لینے کو گئے اور اب تک نہیں پلٹے۔ اس ملک کی بنیادوں میں اسلام کے شیدائیوں کا مقدس لہو ہے اور یہ اسی کی برکت ہے کہ یہ ملک اب تک قائم ہے (اللہ اسے تا قیامت آباد رکھے، آمین) ایسے لوگوں سے ہماری یہ گزارش ہے کہ کیا وہ بتلانا پسند کریں گے کہ اس آزادی اور اسلامی مملکت کے قیام کیلئے جن ماؤں کی گودیں اجڑ گئیں اور جن کے جگر پاروں کو نیزوں اور برچھیوں پر موت کی ''لوری'' دی گئی ان میں لبرل اور روشن خیال کتنی تھیں؟ ان شہیدوں کے مقدس لہو سے بے وجائی اب بند ہو جانی چاہیے۔ اور ملک کو ترکی یا مصر کی ڈگر پر ڈالنے کی ناکام کوششیں رکنی چاہئیں۔ برسوں بعد قائم ہونے والی اسلامی امارت کا وجود بظاہر مٹ چکا، اور یہ اچل سندیسے اسلام آباد کے راستے کندھار گئے۔ ہائے افسوس صد افسوس! ہم نے کلمہ گو بھائیوں کا شکار کھیلنے کیلئے بھیڑیوں کو مدد اور راستہ فراہم کیا۔ میں سوچتا ہوں تاریخ ہمیں کس نام سے یاد رکھے گی؟ آنے والی نسلیں اپنا تعلق ہمارے ساتھ جوڑتے ہوئے شرم محسوس کریں گی، لیکن پھر خیال آتا ہے کہ اگلی نسلوں میں کوئی تو ہوگا، جو یہ بھی سوچے گا کہ شراب پسند ''مسلمان'' ____ برادر کش نکلے، تو اس میں حیرانی کیسی؟

(بقیہ از صفحہ ۴۴)

ہے، حضرت امیر المؤمنین کے ترجمان مولوی محمد طیب آغا نے کہا کہ ختم ہو سکتے ہیں مگر امریکہ کے آگے سر نہیں جھکائیں گے۔ مغرب کی مادی ترقی سے مرعوب ذہن والے اور اس کی چکا چوند سے چندھیائے ہوئے لوگ، جن کے قلم ڈالروں میں بک گئے ہیں، جن کے سروں میں بزدلی اور خوف کی سڑاند سمائی ہوئی ہے۔ وہ ان باتوں کی تہہ تک نہیں پہنچ سکتے۔

الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن کے سپئر پارٹس تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں۔

بلاک نمبر 9 کالج روڈ ڈیرہ غازی خان فون: 0641-462501